41833-آپ کا حج قبول کیسے ہوگا؟

سوال

ان شاء اللہ حج کی قبولیت کے لیے مسلمان کو کونسے اعمال کرنا ضروری ہیں ؟

پسندیدہ جواب

"قبولیت حج کے لیے مندرجہ ذیل عمل کرنا ضروری ہے :

حج خالصتا اللہ تعالی کے لیے ہو اور اسے اخلاص کہا جاتا ہے، اور یہ کہ حج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ہونا چاہیے، جسے اتباع اور پیروی کا نام دیا جاتا ہے، اور پھر کوئی بھی عمل صالحہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک اس میں دو اساسی اور بنیادی شرطیں نہ پائیں جائیں :

ایک تو اخلاص اور دوسری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور انہیں تو حکم ہی یہی دیا گیا ہے کہ وہ اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں، اور نماز کی پابندی کریں اور زکاۃ ادا کریں اور یہی مضبوط دین ہے}.
البینۃ(5)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے ہمارے اس معاملہ (دین) میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

حاجی کے لیے سب سے اہم یہی چیز ہے جس پر اسے اعتماد کرنا واجب ہے کہ وہ اخلاص اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں فرمایا تھا :

"مجھ سے اپنے مناسک لے لو"

اور حج کی قبولیت والے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ حج حلال مال سے کیا جائے، کیونکہ حرام مال کے ساتھ حج کرنا حرام اور ناجائز ہے، بلکہ بعض علماء کرام کا تو کہنا ہے کہ :

اس حالت میں حج صحیح نہیں ہوگا.

اور بعض کہتے ہیں :

جب تم ایسے مال سے حج کرو جس اصلا حرام کا مال ہو تو پھر تم نے حج نہیں کیا لیکن اونٹ نے حج کر لیا.

اور ان اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالی کے منع کردہ امور سے اجتناب کیا جائے :

فرمان باری تعالی ہے :

حج کے مہینہ معلوم ہیں لہذا جس نے بھی ان مہینوں میں حج فرض کر لیا تو حج میں نہ تو بیوی سے مباشرت اور بے ہودگی اور فسق و فجور ہے اور نہ ہی لڑائی جھگڑا البقرۃ (197).

اس لیے اسے حج میں ہر اس چیز سے اجتناب کرنا ہو گا جو اللہ تعالی عمومی طور پر حرام کی ہیں، مثلا فسق و فجور اور نافرمانی، اور حرام اقوال و افعال، اور لہو لعب اور موسیقی کے آلات کا استعمال، اور اسی طرح اسے خصوصا حج میں حرام کردہ اشیاء سے بھی اجتناب کرنا ہو گا مثلا : رفث یعنی بیوی سے ہم بستری کرنا، سر منڈانا، اور احرام کی حالت میں جن اشیاء کے پہننے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرنا، یعنی عام عبارت میں اسطرح کہ احرام کی تمام ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا.

اور حجاج کرام کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مال اور عمل میں نرمی اور سہولت اختیار کرے، اور بقدر استطاعت اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرے، اور مسلمانوں کو ایذا رسانی سے اجتناب کرنا اس پر واجب ہے، چاہے وہ مشاعر مقدسہ میں ہو یا پھر بازاروں میں، اور اسی طرح اسے طواف اور سعی والی جگہ میں ازدھام کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور جمرات پر بھی ازدھام کا باعث نہ بنے.

یہ وہ امور ہیں جو ایک حاجی کو کرنے چاہیے یا جو ایک حاجی پر کرنے واجب ہیں، اور یہ سب کچھ اس طرح ہو سکتا ہے کہ :

انسان اہل علم کی صحبت اختیار کرے تا کہ وہ اسے اس کا دین یاد کراتا رہا، اور اگر کسی عالم دین کے ساتھ حج کرنا میسر نہ ہو سکے تو پھر اسے حج سے اہل علم کی وہ کتابیں پڑھنی چاہیں جو ثقہ اور صحیح ہیں، تا کہ وہ حج بصیرت پر کر سکے. انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ (20/21).

واللہ اعلم.